احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 29/ اپریل 2002ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

سوموار 29 اپریل 2002ء 15 صفر 1423 ہجری- 29 شہادت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 95

ہجرت کی پیشگوئی

حضرت ابوموسیٰؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایک ایسی زمین کی طرف ہجرت کررہا ہوں جہاں کھجور کے درختوں کی کثرت ہے- میرا خیال اس طرف گیا کہ یہ یمامہ کا علاقہ ہے- مگر بعد میں اس کی تعبیر مدینہ کی شکل میں ظاہر ہوئی-

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ حدیث نمبر 3351)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

کسی پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ میں تیرہ (13) برس تک سخت دل کافروں کے ہاتھ سے وہ مصیبتیں اٹھائیں اور وہ دکھ دیکھے کہ بجز ان برگزیدہ لوگوں کے جن کا خدا پر نہایت درجہ بھروسہ ہوتا ہے کوئی شخص ان دکھوں کی برداشت نہیں کرسکتا اور اس مدت میں کئی عزیز صحابہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہایت بے رحمی سے قتل کئے گئے اور بعض کو بار بار زدوکوب کرکے موت کے قریب کردیا اور بعض دفعہ ظالموں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس قدر پتھر چلائے کہ آپ سر سے پیر تک خون آلودہ ہوگئے اور آخر کار کافروں نے یہ منصوبہ سوچا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرکے اس مذہب کا فیصلہ ہی کردیں- تب اس نیت سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا محاصرہ کیا اور خدا نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ اب وقت آگیا ہے کہ تم اس شہر سے نکل جاؤ- تب آپ اپنے ایک رفیق کے ساتھ جس کا نام ابوبکرؓ تھا نکل آئے اور خدا کا یہ معجزہ تھا کہ باوجودیکہ صدہا لوگوں نے محاصرہ کیا تھا مگر ایک شخص نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا اور آپ شہر سے باہر آگئے اور ایک پتھر پر کھڑے ہوکر مکہ کو مخاطب کرکے کہا کہ ''اے مکہ تو میرا پیارا شہر اور پیارا وطن تھا اگر میری قوم مجھ کو تجھ سے نہ نکالتی تو میں ہرگز نہ نکلتا''- تب اس وقت بعض پہلے نوشتوں کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ:- وہ ''نبی اپنے وطن سے نکالا جائے گا'' مگر پھر بھی کفار نے اسی قدر پر صبر نہ کیا اور تعاقب کرکے چاہا کہ بہرحال قتل کردیں لیکن خدا نے اپنے نبی کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور آنجناب پوشیدہ طور پر مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ کی طرف چلے آئے-(چشمہ معرفت - روحانی خزائن جلد 23ص 390)

آپ کی قوت قدسیہ کی تاثیر سے غریب اور عاجز لوگ آپ کے حلقۂ اطاعت میں آنے شروع ہوگئے- اور جو بڑے بڑے آدمی تھے- انہوں نے دشمنی پر کمر باندھ لی- یہاں تک کہ آخر کار آپ کو قتل کرنا چاہا- اور کئی مرد اور کئی عورتیں بڑے عذاب کے ساتھ قتل کردیئے گئے- اور آخری حملہ یہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے لئے آپ کے گھر کا محاصرہ کرلیا- مگر جس کو خدا بچاوے' اس کو کون مارے- خدا نے آپ کو اپنی وحی سے اطلاع دی کہ آپ اس شہر سے نکل جاؤ- اور میں ہر قدم میں تمہارے ساتھ ہوں گا- پس آپ شہر مکہ سے ابوبکرؓ کو ساتھ لے کر نکل آئے- اور تین رات تک غار ثور میں چھپے رہے- دشمنوں نے تعاقب کیا- اور ایک سراغرسان کو لے کر غار تک پہنچے- اس شخص نے غار تک قدم کا نشان پہنچا دیا- اور کہا کہ اس غار میں تلاش کرو- اس کے آگے قدم نہیں- اور اگر اس کے آگے گیا ہے- تو پھر آسمان پر چڑھ گیا ہوگا- مگر خدا کی قدرت کے عجائبات کی کون حد بست کرسکتا ہے- خدا نے ایک ہی رات میں یہ قدرت نمائی کی- کہ عنکبوت نے اپنی جالی سے غار کا تمام منہ بند کردیا- اور ایک کبوتری نے غار کے منہ پر گھونسلا بنا کر انڈے دے دیئے- اور جب سراغرسان نے لوگوں کو غار کے اندر جانے کی ترغیب دی- تو ایک بڈھا آدمی بولا- کہ یہ سراغرسان تو پاگل ہوگیا ہے- میں تو اس جالی کو غار کے منہ پر اس زمانہ سے دیکھ رہا ہوں- جب کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ابھی پیدا ہی نہیں ہوا تھا- اس بات کو سن کر سب لوگ منتشر ہوگئے- اور غار کا خیال چھوڑ دیا-

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پوشیدہ طور پر مدینہ میں پہنچے- اور مدینہ کے اکثر لوگوں نے آپ کو قبول کرلیا-

(پیغام صلح- روحانی خزائن جلد 23ص 466)

ضرورت اساتذہ

جامعہ احمدیہ ربوہ میں انگلش پڑھانے کے لئے دو اساتذہ کی ضرورت ہے۔ جس کے لئے کم از کم معیار ایم ۔اے انگلش ہے جو کہ کسی باقاعدہ منظور شدہ ادارہ کے ریگولر سٹوڈنٹ ہوتے ہوئے پاس کیا ہو۔ اس سے کم معیار والے کی درخواست زیر غور نہ آسکے گی۔

درخواست دہندگان اپنی جماعت کے صدر/امیر جماعت کے توسط سے وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ کو اپنی درخواستیں 4 مئی 2002ء تک بھجوا دیں۔ جس میں تمام کوائف اور سندات کی نقول شامل ہوں۔ تدریس کا تجربہ رکھنے والوں کو ترجیح دی جائے گی نصاب میں آکسفورڈ یونیورسٹی کا ''سٹریم لائن انگلش کورس'' ہے جس میں سننا، بولنا، لکھنا اور پڑھنا سکھایا جاتا ہے۔

(وکالت تعلیم تحریک جدید ربوہ)

گلشن احمد نرسری کی ورائٹی

گلشن احمد نرسری میں موسم گرما کی پنیریاں کلغہ' فائٹولاکا' گل فرینیا' زینیا وغیرہ دستیاب ہیں- گھروں میں پودوں پر کرنے کیلئے سپرے' پودوں کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے دیمک کی دوائی' خوبصورت اور مختلف سائز میں گملے' سبزیوں اور فروٹ کی پیکنگ کیلئے ہوادار جالی والے 3 کلو' 5 کلو' 10 کلو اور 25 کلو کے نیٹ بیگ گلشن احمد نرسری میں دستیاب ہیں- گھروں میں گھاس لگانے کیلئے اور گرین ہاؤس بنانے کیلئے گلشن احمد نرسری میں رابطہ کریں-

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

احباب محتاط رہیں

ایک شخص امان اللہ طاہر ولد حافظ غلام محمد تاج مرحوم سابق معلم اصلاح وارشاد مختلف جماعتوں میں جاتا ہے اور بدل بدل کر اپنے مختلف نام ظاہر کرتا ہے مثلاً سید طاہر احمد ہاشمی وغیرہ اور لوگوں سے رقوم بٹور کر غائب ہوجاتا ہے- ان سے احباب محتاط رہیں-

(نظارت امور عامہ)

دعوت الی اللہ کے سنہری گر

27

پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

قبیلہ دوس کا قبولِ اسلام

حضرت طفیل بن عمروؓ قبیلہ دوس کے ایک معزز رئیس اور شاعر تھے- یہ کسی کام سے مکہ آئے- تو اکابرین قریش نے آپ سے ملاقات کر کے سمجھایا کہ "محمدؐ" کے سحر سے بچ کر رہنا اور اس بات کی بار بار اس قدر تاکید کی کہ آپ نے اپنے کانوں میں روئی ٹھونس لی- تا کہ کہیں اچانک نبی کریمؐ کی آواز کانوں میں نہ پڑ جائے اور آپ کسی فتنہ میں مبتلا ہو جائیں-

ایک دن صبح آپ اسی حالت میں مسجد حرام میں گئے تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا آپ کو یہ نظارہ بڑا بھلا معلوم ہوا تو حضور علیہ السلام کے قریب چلے گئے- جب آپ کے کانوں میں آواز پڑی تو آپ نے سوچا کہ میں ایک سمجھدار آدمی ہوں- نیکی بدی کی تمیز رکھتا ہوں- اس شخص کی بات سننے میں کوئی حرج نہیں- اچھی ہوئی تو مان لوں گا- ورنہ انکار کر دوں گا- فرماتے ہیں یہ خیال دل میں آنا تھا کہ میں نے روئی نکال کر پھینک دی- اور تلاوت قرآن سننے لگا- حضورؐ نے مجھے کلام الٰہی سنایا- جس کے نتیجہ میں میں مسلمان ہو گیا- اور حضورؐ سے عرض کی- یارسول اللہ میں اپنے قبیلے میں ممتاز حیثیت رکھتا ہوں اور لوگ میری بات مانتے ہیں- پس آپؐ دعا کریں کہ میرے ذریعے خداتعالیٰ ان کو ہدایت دے- آپؐ نے اجازت دی اور دعا کی-

جب حضرت طفیل بن عمرو اپنے قبیلے میں پہنچے تو سب سے پہلے والد صاحب سے ملاقات ہوئی- والد کو تبلیغ کرنے کا آپ نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ ان سے کہنے لگے "اب میرا اور آپ کا کوئی تعلق باقی نہیں رہا- نہ میں آپ کا بیٹا- نہ آپ میرے باپ" باپ نے گھبرا کر پوچھا بیٹا یہ کیا بات ہوئی- آج تم کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہو- حضرت طفیل بن عمرو نے جواب دیا میں بہکی بہکی باتیں نہیں کر رہا بلکہ بات یہ ہے کہ میں مکہ گیا تھا- وہاں خدا نے ایک نبی مبعوث کیا ہے جو اچھی باتوں کا حکم دیتا ہے اور برے کاموں سے روکتا ہے- بت پرستی سے منع کرتا ہے اور خدائے واحد کی پرستش کی تعلیم دیتا ہے- اس پر جو کلام آسمان سے نازل ہوتا ہے وہ ایسا فرحت بخش اور فصیح و بلیغ ہے کہ میں نے آج تک کسی بڑے سے بڑے شاعر کا کلام بھی اتنا اعلیٰ اور شستہ نہیں دیکھا- میں نے ان کے ہاتھ پر بت پرستی سے توبہ کر لی ہے- اور خدا کو ایک مان لیا ہے- اس لئے جب تک آپ بھی اس نبی پر ایمان نہیں لائیں گے- اس وقت تک میں آپ سے کوئی تعلق نہیں رکھوں گا- باپ نے یہ تقریر سن کر کہا- طفیل تو ساری قوم میں سب سے زیادہ عقلمند اور دوراندیش ہے- تو نے جس دین کو قبول کیا ہے- سوچ سمجھ کر ہی کیا ہوگا- پس میں بھی تیرے ساتھ اس نبی پر ایمان لاتا ہوں-"

باپ سے فارغ ہو کر بیوی کی طرف متوجہ ہوئے- اور اس سے بھی ویسا ہی طریق تبلیغ اختیار فرمایا جیسا والد سے- اس نے بھی وہی جواب دیا- جو والد نے دیا تھا- اور مسلمان ہو گئی-

گھر کے افراد کے بعد قوم کی طرف متوجہ ہوئے- ہر چند کوشش کی سمجھایا- دلائل دیئے- مگر کسی نے توجہ نہ دی- بلکہ سخت نفرت اور مخالفت کا اظہار کیا- جب مخالفت ایذاء دہی حد سے بڑھ گئی تو آپ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا- یارسول اللہ ان کی ہلاکت کی دعا کیجئے کہ یہ نہیں سمجھتے-

حضورؐ نے ہاتھ اٹھائے اور یوں دعا کی "اللھم اھد دوسا" "اے میرے اللہ تو قبیلہ دوس کو ہدایت دے-

پھر آپؐ نے حضرت طفیلؓ سے فرمایا- اپنی قوم کی طرف واپس چلے جاؤ اور نرمی اور محبت سے تبلیغ میں لگے رہو- حضرت طفیلؓ واپس آئے اور تبلیغ کرتے رہے- یہاں تک کہ آخر کار آپ کا سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا-

(الاصابہ جلد 2 تاریخ اشاعت اسلام ص 179 تا ص 181)

صداقت کا معیار

حضرت مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں:

لاہور میں ایک بزرگ بابا محمد چٹو نام ہوا کرتے تھے- جو پہلے ایک جوشیلے وہابی ہونے کے سبب اور بعد میں چکڑالوی ہو جانے کے سبب مشہور آدمی تھے- وہ اپنے زمانہ عقائد چکڑالویہ کے درمیان اپنے عقیدہ کے ایک عالم کو ساتھ لے کر بحث کرنے کے لئے قادیان آئے- حضرت مسیح موعود نے انہیں ایک ہی بات کہی- کہ آپ میری صداقت کے تو قائل نہیں- لیکن دنیا میں کسی نہ کسی کی صداقت کے تو آپ قائل ہوں گے- مثلاً حضرت ابراہیمؑ یا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا اور کوئی نبی یا رسول- جس کسی کے بھی آپ قائل ہوں جن دلائل سے آپ نے ان کو سچا مانا ہے- وہ دلائل آپ میرے سامنے بیان کریں- انہی کے ذریعہ سے میں آپ کو اپنی سچائی کا ثبوت دوں گا- اور اس طرح بات مختصر ہو جائے گی- بابا چٹو اور اس کے ساتھی مولوی اس امر کا کچھ جواب نہ دے سکے- اور ٹال مٹول کرنے لگے- اس واسطے گفتگو کا سلسلہ آگے نہ چل سکا-

(ذکر حبیب ص 114)

رپورٹ ناصر پاشا صاحب

رمضان المبارک اور عیدالفطر کے موقع پر ہیومینیٹی فرسٹ کی مساعی

ہیومینیٹی فرسٹ- انسانیت کی بے لوث خدمت کا دوسرا نام بن چکی ہے- اس تنظیم نے دنیا کے مختلف ممالک میں ہنگامی حالات میں خدمت کا بہترین نمونہ پیش کیا ہے اور عمومی طور پر مختلف غریب ممالک میں سارا سال امدادی سامان بھجوانے کے سلسلہ میں بھی اس کی کارگزاری کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے- یہ بات خوش کن ہے کہ گزشتہ مہینوں میں افریقہ کے تین ممالک میں جو سامان بھجوایا گیا تھا' وہ رمضان المبارک کے دوران وہاں پہنچا اور نہایت نظم و ضبط سے تقسیم کیا گیا- چنانچہ اس بابرکت مہینہ میں بہت سے غرباء کی دعائیں ان تمام افراد کو ملتی رہیں جنہوں نے کسی نہ کسی طرح اس سامان کو مہیا کرنے' اس کی ترسیل کو ممکن بنانے اور اسے مستحق افراد تک پہنچانے میں خصوصی مساعی کی- اللہ تعالیٰ ان سب کو بہترین جزا عطا فرمائے-

مکرم حافظ احسان سکندر صاحب امیر بینن اپنی ایک رپورٹ میں بیان کرتے ہیں کہ تینوں ممالک یعنی بینن' ٹوگو اور نائیجر کے لئے بھجوائے جانے والے کنٹینرز ماہ نومبر 2001ء کے اختتام پر ہمیں موصول ہو گئے تھے- ان کنٹینرز میں چاول' آریکو' نمک' سپاگیٹی' ڈبوں میں بند خوراک' پکانے کا تیل اور کپڑے و کھلونے وغیرہ شامل تھے-

بینن میں اس سامان کی تقسیم جماعتی نظام کے تحت ملک بھر میں فوری طور پر شروع کی گئی تا کہ عید سے قبل یہ خوراک اور کپڑے مستحق افراد تک پہنچ جائیں- ملک بھر میں مختلف شعبے ہنگامی بنیادوں پر قائم کئے گئے جن کی نگرانی مرکزی مربیان نے کی اور لوکل معلمین' خدام الاحمدیہ اور دیگر افراد جماعت نے اس سلسلہ میں بھرپور تعاون کیا- بعض جگہوں پر امدادی سامان جنگلوں کے اندر تیس میل کے فاصلہ تک بھی پہنچایا گیا اور بعض جگہوں پر کشتیوں کے ذریعہ دریا پار کر کے یہ خدمت سرانجام دی گئی- اس مقصد کے لئے کئی ٹیموں نے مسلسل 48 گھنٹے تک کام کرنے کی توفیق پائی اور مجموعی طور پر پانچ ہزار کلو میٹر سفر کیا- ہر گاؤں میں سامان کی تقسیم کی ذمہ داری مقامی امام اور چیف کے سپرد کر دی گئی اور انہیں اس کا طریق کار سمجھا دیا گیا- اس طرح 163/ جماعتوں کے مستحق افراد تک یہ امداد عید سے قبل پہنچ گئی- اس کے علاوہ اس سامان کو ہسپتالوں میں بیماروں اور ناداروں میں بھی تقسیم کرنے کا انتظام کیا گیا- چنانچہ دو ہسپتالوں کے پانچ سو مریضوں میں عید سے قبل اور عید کے دن یہ تحائف تقسیم کئے گئے- اسی طرح جماعتی خدمت میں مستعد بعض افراد کو بھی اس سامان میں سے عید کے تحائف پیش کئے گئے-

خدمت خلق کی اس کاوش کو بینن کے صحافتی میدان میں بھی انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا چنانچہ ایک قومی اخبار Beninois کے ایک طویل مضمون میں اس کا تذکرہ کیا گیا اور تصاویر شائع کی گئیں-

لندن سے بھجوایا جانے والا ایک کنٹینر ٹوگو کے لیے بھجوایا گیا تھا جسے بینن سے بذریعہ ٹرک ٹوگو پہنچایا گیا اور وہاں مرکزی مربیان اور ان کی ٹیموں کے ذریعہ اس کی باقاعدہ تقسیم کا آغاز ہوا- ٹوگو میں سوشل ویلفیئر کے ادارے نوچے کے ذریعہ بھی قریباً ایک ہزار افراد تک دو ٹن چاول' کپڑا اور دیگر اشیاء کی تقسیم کی گئی- 15 دن میں سینکڑوں افراد میں یہ سامان تقسیم کیا جا چکا تھا جبکہ مزید سامان جو موجود ہے اسے جلد از جلد مستحقین تک پہنچانے کی کوشش کی جا رہی ہے-

گزشتہ چند مہینوں کے دوران ہیومینیٹی فرسٹ کی جانب سے ایک بیس فٹ سائز کا کنٹینر گیمبیا بھی بھجوایا گیا تھا جو عید سے صرف چار پانچ روز قبل گیمبیا میں جماعت احمدیہ کے سپرد کیا گیا- اس سلسلہ میں مکرم باوا الیف تراولے صاحب امیر جماعت احمدیہ گیمبیا ایک خط کے ذریعہ مکرم سید احمد یحییٰ صاحب چیئرمین ہیومینیٹی فرسٹ کو اطلاع دیتے ہیں کہ کنٹینر ملنے کے ساتھ ہی فوری طور پر ملک بھر میں اس سامان کی ترسیل کا آغاز کر دیا گیا تا کہ عید سے قبل لوگوں کو یہ تحفہ میسر آ جائے- اس سلسلہ میں 15/ دسمبر کو جماعت احمدیہ کے نیشنل ہیڈ کوارٹر پر ایک پریس کانفرنس بھی منعقد ہوئی جس میں ملک کے تمام اخبارات' ٹیلی ویژن اور ریڈیو کے نمائندگان شریک ہوئے- اس کانفرنس میں ہیومینیٹی فرسٹ اور اس کی خدمت کا تعارف کروایا گیا- چنانچہ قومی ٹیلی ویژن نے پندرہ منٹ کا پروگرام اس سلسلہ میں پیش کیا- اخبارات اور ریڈیو کے ذریعہ متعدد حوالوں سے اس خدمت پر تحسین کا اظہار کیا جا رہا ہے اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے- مکرم امیر صاحب گیمبیا مزید اطلاع دیتے ہیں کہ عید کے تحائف ملنے سے غرباء اور مستحقین کی آنکھوں میں تشکر کے آنسو امڈ آئے تھے اور انہوں نے اپنے جذبات کا جس طرح محبت سے اظہار کیا تھا' اس کے بیان کے لئے کسی زبان میں الفاظ نہیں مل سکتے-

ہمیں یقین ہے کہ وہ ساری دعائیں جو مستحقین کے دلوں سے بلند ہوئی ہیں وہ عرش پر بھی شرف قبولیت پائیں گی اور خداتعالیٰ کی رحمت کو ان تمام افراد کے لئے جذب کرنے کا باعث بنیں گی جنہوں نے یورپ کی آسودگی سے لطف اندوز ہونے کے باوجود بھی انسانیت کے حوالوں سے اپنی پہچان قائم رکھی ہے-

(ماہنامہ اخبار احمدیہ- برطانیہ جنوری 2002ء)

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

(حضرت مسیح موعود)

مفسر قرآن انگریزی ایڈیٹر رسالہ سن رائز و ریویو آف ریلیجنز

حضرت ملک غلام فرید صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

آپ جرمنی اور انگلستان میں مربی کے طور پر خدمات بجالاتے رہے

محمد محمود طاہر صاحب

''مبشرین احمد'' کی جلد اول جس کے مؤلف مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے قادیان ہیں۔ مفسر قرآن انگریزی حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے رفیق حضرت مسیح موعود کی سیرۃ وسوانح پر مشتمل ہے۔ ذیل کا مضمون اس کتاب کی مدد سے تیار کیا گیا ہے۔

ولادت

حضرت ملک غلام فرید صاحب حضرت ملک نورالدین صاحب کی اہلیہ اول کے بطن سے تھے۔ آپ کی تاریخ پیدائش کے بارے میں حتمی شواہد تو نہیں ملتے تاہم آپ کے بیٹے مکرم ملک مبشر احمد صاحب کے بیان کے مطابق آپ کی پیدائش 1896ء میں کنجاہ ضلع گجرات میں ہوئی تھی اور مشہور بزرگ صوفی حضرت بابا فرید گنج شکرؒ کے ساتھ عقیدت کی بنا پر آپ کا نام غلام فرید رکھا گیا تھا۔

آپ کی بیعت

آپ کے والد حضرت ملک نورالدین صاحب کنجاہی نے 1903ء میں حضرت مسیح موعود کی بیعت کی۔ حضرت ملک غلام فرید صاحب کی بیعت کے بارے میں بھی رفقاء قادیان کی اس فہرست میں ذکر ملتا ہے جو حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کی نگرانی میں حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی نے مرتب فرمائی تھی۔ اس فہرست کے صفحہ 38 پر نمبر 67 کا اندراج اس طرح کیا گیا ہے:۔

''ملک غلام فرید صاحب ایم اے (ولدیت) ملک نورالدین صاحب (متوطن) کنجاہ ضلع گجرات حال ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز (سن زیارت) 1908ء''

کنجاہ سے قادیان ہجرت

جب حضرت ملک نورالدین صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کی بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کی تو آپ کے اقارب نے آپ کو گھر سے نکال دیا اور میل جول بند کر کے بائیکاٹ کر دیا۔ ان حالات کے بارے میں مکرم ملک عبدالرحیم صاحب بیان کرتے ہیں:۔

''والد صاحب کو حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے تحریک کی کہ آپ کو گھر سے نکال دیا گیا ہے۔ آپ اپنے بچوں کو قادیان میں تعلیم دلائیں۔ بھائی ملک غلام فرید صاحب نے اپنے وطن کنجاہ میں تعلیم پائی اور پھر مزید تعلیم کے لئے مشن سکول گجرات میں داخل ہوئے۔ لیکن جلد اس مدرسہ کو خیر باد کہہ کر آپ تعلیم کی خاطر قادیان چلے گئے''۔

وقف زندگی اور جماعتی خدمات

حضرت ملک غلام فرید صاحب نے 1916ء میں اپنی زندگی خدمت دین کے لئے وقف کی۔ بی اے کرنے کے بعد اس نیت سے گورنمنٹ کالج میں کسی اور مضمون میں داخلہ لیا کہ اس کے بعد واپس قادیان پہنچ کر خدمت بجالائیں گے۔ حضرت مصلح موعود کی خواہش تھی کہ آپ ایم اے انگلش کریں۔ حضرت ملک صاحب نے ایم اے انگریزی کیا۔ وقف کا عہد اس سے پہلے کیا ہوا تھا اسے حضرت امام جماعت کی خواہش کے تابع عمر بھر نبھایا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو بعد ازاں مختلف جہات سے سلسلہ کی خدمات بجالانے کی توفیق وسعادت حاصل ہوئی۔ دعوت الی اللہ کے میدان میں آپ کو پہلے جرمنی اور پھر انگلستان میں خدمات بجالانے کا شرف حاصل ہوا اور وہاں سے واپس آ کر ''تحریر وتصنیف کے ذریعہ خدمات کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ پہلے سن رائز کی ادارت کی پھر ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) کی ادارت آپ کے سپرد رہی۔ آپ تعلیم الاسلام کالج کمیٹی کے سیکرٹری رہے۔ کچھ عرصہ بطور پرائیویٹ سیکرٹری حضرت مصلح موعود اور قائم مقام ناظر تعلیم کے طور پر بھی کام کیا۔ جس کے بعد سالہا سال تک حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مولانا شیر علی صاحب کی رفاقت میں قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور اس کے تفسیری نوٹ تیار کرنے کا قابل رشک شرف حاصل ہوا۔ اول الذکر دونوں بزرگوں کی وفات کے بعد بھی آخری وقت تک آپ یہ مقدس کام سرانجام دیتے رہے۔

حضرت ملک غلام فرید صاحب کی جماعتی خدمات کا اختصار سے ذکر آئندہ سطور میں کیا جائے گا۔

جرمنی میں بطور مبشر تقرری

حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے مورخہ 26 نومبر 1923ء کو مع اہل وعیال قادیان سے جرمنی میں خدمت دین کے لئے روانہ ہوئے۔ حضرت مصلح موعود مع احباب سڑک کے موڑ تک تشریف لے گئے۔ اور راستہ میں آپ کو ہدایات دیں۔ حضور انور نے ملک صاحب کے بیٹے کو گود میں اٹھا کر اس کے لئے خاص دعا کی۔ آپ بٹالہ سے بمبئی اور بمبئی سے بذریعہ سمندری جہاز جرمنی کے لئے روانہ ہوئے۔

انگلستان میں تقرری

اگلے ہی سال 1924ء میں آپ کا تبادلہ جرمنی سے انگلستان ہو گیا اور یہ وہ تاریخی سال ہے جب حضرت مصلح موعود نے 19 اکتوبر 1924ء بیت الفضل لنڈن کا سنگ بنیاد رکھا اور یورپ میں دین حق کی اشاعت کیلئے بیت الذکر کی تعمیر کا آغاز ہوا۔ اور 3 اکتوبر 1926ء کو افتتاح ہوا۔

انگلستان میں حضرت ملک غلام فرید صاحب نے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی امارت میں خدمت کی توفیق پائی۔ اور 8 جولائی 1928ء کو قادیان مراجعت ہوئی۔ قادیان پر آپ کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ 11 ستمبر 1928ء کو تعلیم الاسلام ہائی سکول اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کی طرف سے ملک غلام فرید صاحب کے اعزاز میں ایک استقبالیہ دیا گیا اس موقعہ پر حضرت مصلح موعود بھی ازراہ شفقت تشریف لائے اور تقریر بھی فرمائی۔

ملک غلام فرید صاحب کی قلمی خدمات

حضرت ملک صاحب کی قلمی خدمات حسب ذیل ہیں:۔

1۔ انگریزی پندرہ روزہ سن رائز کی ادارت

2۔ انگریزی ماہنامہ ریویو آف ریلیجنز کی ادارت

3۔ ترجمہ وتفسیر القرآن انگریزی کی خدمت

آئندہ سطور میں حضرت ملک صاحب کی ان خدمات کا الگ الگ ذکر ہوگا۔

انگریزی ''سن رائز کی ادارت''

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تربیتی اور دعوت الی اللہ کی ضروریات کے پیش نظر ایک پندرہ روزہ انگریزی اخبار جاری فرمایا اور اس کا نام Sunrise (سن رائز) رکھا۔ یہ رسالہ حضرت مولوی محمد الدین صاحب بی۔اے (سابق مربی امریکہ) کی ادارت میں دسمبر 1926ء میں جاری ہوا۔ 1928ء کے وسط میں حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے اس کے ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ آپ کے دور میں اس اخبار کا علمی معیار بھی بلند ہوا اور اس کی اشاعت میں اضافہ ہوا۔ یکم ستمبر 1930ء سے یہ ہفت روزہ کر دیا گیا۔ حضرت ملک صاحب نے فروری 1932ء تک اس رسالہ کی ادارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ مارچ 1932ء میں یہ رسالہ قادیان سے لاہور منتقل کر دیا گیا۔

ریویو آف ریلیجنز کی ادارت

ماموریت کے بیسویں سال 1901ء میں 15 جنوری کو حضرت مسیح موعود نے ایک ماہوار انگریزی رسالے کے اجراء کا اعلان فرمایا اور پھر یہ رسالہ جنوری 1902ء سے جاری ہو گیا۔

اس عظیم الشان رسالے کی ادارت کی سعادت حضرت ملک غلام فرید صاحب کو بھی حاصل ہوئی اور 1932ء سے ستمبر 1938ء تک اس رسالے کی ادارت کے فرائض آپ نے سرانجام دیئے۔

خدمت قرآن

حضرت ملک غلام فرید صاحب کو سب سے بڑی خدمت دین کی جو سرانجام دینے کی توفیق عطا ہوئی وہ چند بزرگوں کے ساتھ ترجمہ وتفسیر القرآن انگریزی کا کام ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس سارے گروہ کے بارہ میں دعاؤں کے ساتھ دیباچہ تفسیر القرآن میں رقم فرمایا:-

"چونکہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو اپنی روح سے ممسوح کر کے ان علوم سے سرفراز فرمایا تھا جو اس زمانہ کے لئے ضروری ہیں۔ اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ یہ تفسیر بہت سے بیماروں کو شفا دینے کا موجب ہو گی۔ بہت سے اندھے اس کے ذریعہ سے آنکھیں پائیں گے۔ بہرے سننے لگ جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کے مضامین کو برکت دیں گے۔ اور یہ اس غرض کو پورا کرے گی جس غرض کیلئے یہ شائع کی جا رہی ہے"۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے اپنے تاثرات میں بیان فرمایا:-

"جب تک سلسلہ کا قیام اللہ تعالیٰ رکھے گا اور اس کا وعدہ ہے کہ قیامت تک رکھے گا۔ ان کی خدمات اس وقت تک زندہ رہیں گی۔ اور قرآن کریم کی ان کی خدمت ایسی نمایاں ہے کہ حضرت مسیح موعود کی دعا ہے کہ جو قرآن کریم کو عزت دے گا اللہ تعالیٰ آسمان پر اسے عزت دے گا۔ اس کے ہر رنگ میں ملک صاحب مستحق تھے۔ دین کی اور خاص کر قرآن کریم کی خدمت میں (انہوں نے) اپنے تئیں وقف رکھا۔ اللہ تعالیٰ ان کی سعی مشکور رکھے اور ان کے درجات بلند فرمائے آمین"۔

یہ تفسیر قریباً تین ہزار صفحات پر مشتمل تھی۔ جس کے ساتھ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی و پسر موعود کا تحریر فرمودہ فاضلانہ دیباچہ شامل تھا اور یہ تفسیر تین عظیم جلدوں میں 1963ء میں شائع ہوئی۔

تفسیر قرآن انگریزی

ایک جلد میں

تفسیر القرآن انگریزی کی آخری جلد 1963ء میں منظر عام پر آنے کے بعد حضرت ملک غلام فرید صاحب اس کوشش میں جت گئے کہ ایک مختصر جلد تیار کریں۔ چنانچہ تین حصوں سے جو پانچ جلدوں میں تھے۔ آپ کے نام سے ایک مختصر جلد سلسلہ کی طرف سے 1969ء میں شائع ہوئی۔ جو انڈیکس سمیت 1461 (ایک ہزار چار سو اکسٹھ) صفحات پر مشتمل تھی۔ اس میں لغوی معانی کا تفصیلی حصہ حذف کرنا پڑا۔ پہلی پانچ جلدیں نہایت دیدہ زیب صورت میں اب سلسلہ کی طرف سے لندن میں طبع ہوئی ہیں۔

حضرت ملک صاحب کی اولاد

اللہ تعالیٰ نے حضرت ملک صاحب کو چھ بیٹے اور تین بیٹیاں عطا فرمائیں۔ جن کے اسماء حسب ذیل ہیں:-

باقی صفحہ 6 پر

پرمسرت زندگی گزارنے کے لئے چند زریں اصول

خوشیوں کی تسخیر۔ از برٹرنڈ رسل

نوبیل انعام یافتہ برطانوی فلسفی کی شہرہ آفاق کتاب The Conquest of Happiness کی تلخیص

محترم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

قسط اول

غالب نے خوب کہا تھا:

قید حیات و بند غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

لیکن کیا واقعی انسان کا مقدر یہی ہے کہ وہ غموں میں گھرا رہے اور خوشیوں کی منزل تک کبھی نہ پہنچ سکے۔ یا پھر تمام مسائل اور مصائب کے باوجود انسان خوش وخرم اور مطمئن زندگی گزار سکتا ہے۔ اس سوال پر بے شمار لوگوں نے اپنی اپنی سوچ کے مطابق اظہار خیال کیا ہے۔ اس کتاب The Conquest of Happiness میں برٹرنڈ رسل نے اسی مسئلے کا جائزہ لیا ہے

مصنف کے حالات زندگی

برٹرنڈ رسل (Bertrand Russel) 1872ء میں برطانیہ کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کے دادا لارڈ جان رسل ملک کے وزیر اعظم رہے تھے اور آزاد تجارت اور مفت تعلیم کے بہت بڑے حامی تھے۔ مصنف کے والد لارڈ ایمبر لی (Amberley) تھے جو برٹرنڈ رسل کے بچپن میں ہی انتقال کر گئے تھے۔ ان کی اہلیہ ان سے قبل ہی اس دنیا سے رخصت ہو چکی تھیں۔ لارڈ ایمبر لی کی یہ وصیت تھی کہ ان کے دونوں بیٹوں کے گارڈین ان کے دو دوست ہوں گے جو مذہباً دہریہ تھے۔ لیکن ان بچوں کے دادا کا اثر رسوخ کام آیا اور وہ اپنے پوتوں کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ بات دلچسپ ہے کہ ان کی دادی آخر میں عیسائیت کے موحد فرقے Unitarian میں شامل ہو گئی تھیں۔ ان کے ایک بھائی یعنی مصنف کے ماموں نے اسلام قبول کر لیا تھا خود وہ شروع ہی سے اپنے آبائی مذہب عیسائیت سے بیزار تھے۔

خود برٹرنڈ رسل کا بچپن مایوسی اور اداسی کی بدترین مثال تھا۔ بقول ان کے خودکشی اور ان کے درمیان صرف ریاضی کی محبت حائل تھی۔ ریاضی کا مزید علم حاصل کرنا ہی وہ واحد کشش تھی جو انہیں زندہ رکھے ہوئے تھی۔ سکول کی تعلیم ختم ہوئی تو انہوں نے مزید تعلیم کیلئے کیمبرج یونیورسٹی کا رخ کیا۔ اور غیر معمولی اعزاز سے تمام امتحانات پاس کئے۔ جولائی 1900ء کے دوران پیرس میں ہونے والی ایک کانفرنس ان کے ذہنی سفر میں ایک اہم موڑ بنی اس کانفرنس میں ایک فلاسفر Peano نے انہیں بہت متاثر کیا۔ اس کی تحریروں کو پڑھنے کے نتیجے میں رسل کو شوق ہوا کہ وہ ریاضی اور فلسفے میں تعلق پیدا کریں۔ اس طرح انہوں نے اپنی پہلی کتاب Principia Mathematica لکھنی شروع کی۔ کتاب ختم ہوئی تو انہوں نے پھر کیمبرج یونیورسٹی کا رخ کیا اور اس کے اساتذہ کی صف میں شامل ہو گئے۔

رسل کے لئے ادب کے

نوبیل پرائز کا اعزاز

1914ء میں پہلی جنگ عظیم شروع ہوئی تو پوری دنیا میں تو زلزلہ آیا ہی تھا خود رسل کی زندگی میں بھی زلزلہ آ گیا۔ انہوں نے کھلم کھلا جنگ میں شمولیت کی مخالفت شروع کر دی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ یونیورسٹی سے فارغ ہوئے۔ تشدد کا نشانہ بنے اور جیل کی ہوا کھانی پڑی۔ جب جنگ کا آسیب سوار ہو تو امن کی باتیں کون سنتا ہے؟ بہر حال اس کے نتیجے میں ان کی زندگی بدل گئی۔ انہوں نے پوری دنیا کو اپنی یونیورسٹی بنا لیا اور ملک ملک گھوم کر لیکچر دیئے۔ ایک کے بعد دوسری کتاب منظر عام پر آتی گئی۔ فلسفے کی دنیا میں ان کا نام ایک معزز حوالہ بن گیا۔ کبھی ان کے نظریات قبول کئے گئے اور کبھی ان کا مذاق اڑایا گیا۔ 1950ء میں برٹرنڈ رسل کو لٹریچر کا نوبیل پرائز دیا گیا اور اسی برس انہیں شاہ برطانیہ کی طرف سے بھی تمغہ دیا گیا۔ لگ بھگ نوے سال کی بھرپور زندگی گزارنے کے بعد برٹرنڈ رسل نے انتقال کیا۔

کتاب کا تعارف، مقبولیت اور آراء

پیش لفظ میں ہی یہ واضح کر دیا گیا ہے کہ یہ کتاب عام آدمی کے لئے لکھی گئی ہے۔ اور اس میں فلسفے کا کوئی گہرا نکتہ بیان نہیں کیا گیا۔ اس تحریر کی بنیاد مصنف کے اپنے ذاتی تجربے پر ہے۔ اس کتاب کو عوام الناس نے ہاتھوں ہاتھ لیا، ماہرین نفسیات نے بھی اسے سراہا لیکن دانشوروں کے ایک طبقے نے اس پر ناک بھوں چڑھائی اور اسے سطحی خیالات کا مجموعہ قرار دیا۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ 1930ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس کا تعلق رسل کی زندگی کے اس حصے سے ہے جس میں ان کے مطابق انہوں نے بہت سی کتب مالی منفعت کے لئے لکھی تھیں۔ لیکن یہ ان کی مقبول ترین کتب میں سے ایک ہے۔ اس کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلے حصے میں ان وجوہات پر روشنی ڈالی گئی ہے جن کی وجہ سے بالعموم انسان غمگین رہتا ہے اور دوسرے حصے میں ان راستوں کی نشاندہی کی گئی ہے جن پر چل کر ایک انسان تمام مشکلات کے باوجود اپنی زندگی خوش خوش گزار سکتا ہے۔ ان سے اتفاق یا اختلاف کرنا تو ہر شخص کا حق ہے لیکن مصنف نے اپنے خیالات کو سادہ مگر موثر طریق پر پیش کیا ہے۔

کتاب کا آغاز

کتاب کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے کہ جانور اس وقت تک خوش وخرم رہتے ہیں جب تک ان کا پیٹ بھرا ہوا اور وہ صحت کی حالت میں ہوں۔ بظاہر انسانوں میں بھی ایسا ہی ہونا چاہئے تھا مگر عملاً یہ نہیں ہوتا۔ اپنے حال پر نظر ڈالیں یا تو آپ خود ناخوش ہوں گے یا پھر آپ کے اکثر دوست احباب خوشیوں سے عاری زندگی گزار رہے ہوں گے۔

عالی دماغ ہونے کے لئے

مغموم رہنا ضروری نہیں

دوسرے باب میں یہ بحث کی گئی ہے کہ عالی دماغ ہونے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ آدمی مغموم رہے اور اداس نظر آئے۔ رسل کچھ شاعروں کی مثال دیتے ہیں جنہوں نے بھرپور، مطمئن بلکہ ٹھاٹھ سے زندگی گزاری جب اپنا کلام لکھنے بیٹھتے تو آہ و بکا کا طوفان اٹھا دیا۔ زندگی کو بیکار کہا، دنیا کو غموں سے بھرا ہوا اور خوشیوں سے خالی قرار دیا۔ مختصراً یہ کہ ان کی تحریروں سے یہی لگتا ہے کہ لکھنے والے نے ساری عمر خوشی کا منہ نہیں دیکھا۔

(یہ بیماری جس کا مصنف نے ذکر کیا ہے، اردو کے اکثر شعراء میں بھی پائی جاتی ہے۔ کچھ تو ہر شعر میں کسی نہ کسی دکھ کا تذکرہ کرنا فرض سمجھتے ہیں۔ شکر کا یا

خوشیوں کا ذکر نہ ہونے کے برابر ہے۔ اب ابن انشاء کی مثال ہی دیکھ لیں۔ جب نثر لکھی تو ساری کی ساری مزاح سے بھرپور اور جب شاعری کی تو غم، مایوسی جدائی اور موت کے چکر میں پڑ گئے)

تحریر کے ساتھ کام بھی ضروری ہے

مصنف کے مطابق بہت سی ادبی شخصیات کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ عملی زندگی سے کٹ کر جی رہے ہوتے ہیں۔ پھر انہیں لکھنے کا کوئی مقصد نظر نہیں آتا۔ انہیں چاہئے کہ لکھنا ترک کر دیں۔ دنیا میں نکل جائیں چاہے کسی خطے کے حکمران بن جائیں یا کہیں پر مزدوری کرنے لگ جائیں۔ کچھ کریں پر ایسا کام کریں جس میں ان کی تمام توانائی خرچ ہو۔ پھر ایک وقت خود بخود آئے گا جب وہ اگر اپنے آپ کو روکنا بھی چاہیں گے تو پھر بھی خود بخود لکھنے لگ جائیں گے اور اس مرتبہ ان کی تحریر بے مقصد نہیں ہوگی۔

ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی فکر

کتاب کے تیسرے باب کا نام "COMPETITION" ہے یعنی ''ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا'' برٹرنڈ رسل لکھتے ہیں کہ امریکہ کے کسی آدمی یا برطانیہ کے کسی تاجر سے پوچھ لیں کہ وہ کیا چیز ہے جو ان کے اور ان کی خوشیوں کے درمیان سب سے زیادہ حائل ہوتی ہے۔ ان کا جواب یہی ہوگا کہ زندگی کی جدوجہد اور تگ ودو نے ان کو تنگ کیا ہوا ہے۔ حالانکہ یہ غلط ہے ان کو یہ فکر نہیں کہ وہ کل کا کھانا کس طرح کھائیں گے یا ان کی ضرورتیں پوری ہوں گی کہ نہیں۔ ان کو تو بس یہ غم کھائے جارہا ہے کہ وہ اپنے ہمسایوں یا دوست احباب سے پیچھے اور کمتر نہ رہ جائیں۔ اور وہ اسی غم میں گھلے جارہے ہیں۔ ان کے معاشرے نے کامیابی کا جو پیمانہ مقرر کر دیا ہے اسے پورا کرنے کے لئے اپنی زندگی تک برباد کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔

مصنف کے مطابق اس پہلو سے یورپ میں امریکا کی نسبت حالات بہتر ہیں۔ مثلاً آرمی اور نیوی میں کام کرنا فخر کا باعث سمجھا جاتا ہے خواہ اس سے مالی فائدہ نہ ہو رہا ہو۔ سوسائٹی میں اہل علم کی اپنی قدر ہے۔ خواہ وہ غریب ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن امریکا میں صرف دولت کے گز سے آدمی کے قد کو ناپا جاتا ہے۔ وہاں پروفیسروں کی حیثیت بھی امراء کے ملازمین کی سی ہوتی ہے۔ امریکہ میں بچوں کو شروع ہی سے یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ تعلیم کا مقصد صرف پیسہ کمانا ہے۔ جب کہ پہلے تعلیم کا ایک مقصد انسان کو خوشیاں حاصل کرنے کا سلیقہ سکھانا بھی ہوتا تھا۔ اچھے ذوق سے بھی لطف اندوز ہوا جا سکتا ہے مثلاً لٹریچر سے، مصوری سے، موسیقی سے۔

اس دور میں ایک امیر بزنس مین مصوری کے شاہکاروں کو دیکھ کر کوئی لطف تو حاصل نہیں کرتا، البتہ اپنی ساکھ اور شہرت میں اضافہ کے لئے ان شاہکاروں کو خرید کر ایک گیلری ضرور بنا لیتا ہے۔ اور ان کے انتخاب کے لئے بھی وہ ماہرین کی خدمات کو کرائے پر حاصل کر لیتا ہے۔

مطالعہ کا مقصد

اب مطالعے کو ہی دیکھ لیں۔ ایک کتاب کو پڑھنے کے دو مقاصد ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ آپ اس کو پڑھ کر لطف اندوز ہوں اور دوسرے یہ کہ آپ اس کا مطالعہ اس لئے کریں تا کہ دوسروں کے سامنے شیخی بگھار سکیں۔ امریکہ میں خواتین کے بہت سے مطالعاتی کلب ہیں جن میں ہر مہینے مطالعے کے لئے ایک کتاب منتخب کی جاتی ہے۔ کوئی خاتون صرف پہلا باب پڑھتی ہیں، کوئی صرف آخری باب پر نظر ڈالتی ہیں۔ اور بعض تو صرف اس کتاب پر کیا گیا تبصرہ ہی پڑھ پاتی ہیں تا کہ یہ ظاہر کر سکیں کہ انہوں نے اس کتاب کو پڑھ لیا ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ یہ منتخب شدہ کتاب ہمیشہ دوسرے درجے سے تعلق رکھتی ہے اور کبھی بھی اعلیٰ پائے کی کلاسک کتاب یہ کلب منتخب نہیں کرتے۔

زندگی کا مقصد

ہاں اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ معاشرے میں کامیابی حاصل کرنا انسان کی خوشیوں میں اضافہ کرتا ہے مثلاً ایک ایسا مصور جسے مقبولیت حاصل ہو، ایسے مصور کی نسبت زیادہ خوش ہوگا جس کی تصویروں کو اتنا پسند نہ کیا جاتا ہو۔ اسی طرح ایک حد تک مالی وسائل بھی خوشیاں حاصل کرنے کا باعث بنتے ہیں لیکن ایک سطح سے آگے جا کر مزید مال و دولت سمیٹنا خوشیوں کا باعث نہیں بنتا۔ زندگی کا مقصد صرف دوسروں سے آگے نکلنا نہیں ہے۔ اس زہریلے رویے سے صرف کام کرنے کے اوقات ہی برباد نہیں ہوتے بلکہ فارغ اوقات میں بھی زہر گھل جاتا ہے۔

بوریت کا آسیب

چوتھا باب لوگوں کی اس شکایت کے بارے میں ہے کہ ہم بور ہوتے رہتے ہیں۔ اور زندگی میں کوئی ہلچل نہیں ہے۔ رسل لکھتے ہیں کہ اپنی وحشیانہ حالت میں جب انسان کا انحصار صرف شکار پر تھا وہ بھوکا تو رہ سکتا تھا لیکن بور نہیں ہوتا تھا۔ لیکن جب بنیادی ضرورتیں پوری ہو جاتی ہیں تو بوریت کا آسیب سوار ہو جاتا ہے۔

لیکن مصنف کے مطابق انسان کو ہر وقت ہلچل اور دھوم دھڑکے کی عادت نہیں ہونی چاہئے اور بچوں کو ایک حد سے زیادہ ایسی تفریح مہیا نہیں کرنی چاہئے جس میں ان کی جسمانی ورزش نہ ہو مثلاً تھیٹر ڈرامے وغیرہ میں بچے صرف خاموش تماشائی بنے رہتے ہیں۔ جو لوگ شہری زندگی گزارتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ شہر سے باہر جا کر کھلی فضا میں ایسی تفریح میں حصہ لیں جس سے ان کا زمین سے تعلق قائم رہے۔ اس سے ان کی زندگی میں بوریت کا عنصر کم ہو جائے گا۔

(اس کتاب سے ایک لمحہ ہٹ کر اگر ہم اپنے ملک کے ماحول پر نظر ڈالیں تو ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ لوگ ٹی، وی کے سامنے بت بنے بیٹھے ہیں اور ہر چار پانچ منٹ کے بعد بس یہی فقرہ دہراتے ہیں کہ یہ پروگرام بہت بور ہے۔ ان سے کوئی پوچھے کہ اگر پروگرام بور ہے تو دیکھتے ہی کیوں ہو؟ ٹی۔ وی بند کرو باہر نکل کر چہل قدمی کر لو، یا کوئی کتاب پڑھ لو یا آپس میں کوئی دلچسپی کی بات کر لو، کسی کھیل میں حصہ لے لو۔ مگر انہیں ٹی، وی کے نشے نے اس قابل چھوڑا ہی نہیں کہ وہ کسی اور تفریح سے لطف اندوز ہو سکیں۔)

اس دور میں جس طرح بوریت کی شکایت ہر دوسرے شخص کی زبان پر رہتی ہے اسی طرح آپ اکثر لوگوں سے تھکاوٹ کا رونا بھی ضرور سنتے ہوں گے۔ کوئی دفتر میں چند گھنٹے کام کر لے تو کہتا ہے کہ میں تھک گیا ہوں۔ وہ خواتین بھی جو صرف گھر کا کام کرتی ہیں بلکہ وہ بھی جو اپنی مدد کے لئے ملازمین کی اچھی خاصی تعداد بھی رکھتی ہیں۔ یہی گلہ کرتی ہیں کہ ہم تو کام کر کر کے تھک جاتی ہیں۔ بعض طلباء تو محض کلاس روم میں بیٹھ کر اونگھنے سے ہی تھکاوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

پریشانی اور احساس تھکاوٹ

برٹرنڈ رسل کی اس کتاب کا پانچواں باب Fatigue (تھکاوٹ) کے متعلق ہے۔ رسل لکھتے ہیں کہ جسمانی مشقت اگر حد طاقت سے زیادہ نہ ہو تو نہ صرف اس سے نیند اچھی آتی ہے بلکہ زندگی کی دلچسپیوں میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن اس صنعتی دور کا مسئلہ جسمانی تھکن نہیں بلکہ ذہنی تھکن ہے۔ اکثر لوگ نہ صرف سارا دن فکر مند رہتے ہیں بلکہ رات کو بھی اپنی فکریں بستر میں ساتھ لے جاتے ہیں۔ اور جب صبح اپنے کام پر جاتے ہیں تو قطعاً تازہ دم نہیں ہوتے بلکہ دن کا آغاز ہی تھکن کے احساس سے کرتے ہیں۔ لیکن ایک منٹ ٹھہر کر سوچیں کہ جس مسئلے پر ہم پریشان ہو رہے ہیں کیا وہ اتنا ہی اہم ہے۔

اکثر اوقات جس مسئلے پر پریشان ہو کر نیندیں حرام ہو رہی ہوتی ہیں۔ وہ بہت کم اہمیت کے ہوتے ہیں۔ اگر ماضی کی پریشانیوں پر نظر ڈالیں تو ان میں سے اکثر پریشانیاں جن کاموں کے متعلق تھیں وہ ہوتے یا نہ ہوتے اس سے ہماری زندگیوں پر بہت کم اثر پڑتا تھا۔ البتہ ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں پر پریشان ہو کر ہم اپنی زندگی کے بڑے حصے کو خوشیوں سے محروم کر دیتے ہیں۔ بہت بڑے بڑے نقصانات کے وقت انسان کے لئے ممکن نہیں ہوتا کہ وہ اپنے ذہن کو ان کے متعلق سوچنے سے روکے لیکن روزمرہ کے چھوٹے چھوٹے مسائل کے متعلق صرف اس وقت اور اتنا ہی سوچنا چاہئے جتنا ان کو حل کرنے کے لئے ضروری ہو۔ ہر وقت ان کے متعلق سوچنا انسان کو خوشیوں سے محروم کر دیتا ہے۔

حسد کی بیماری

اس سے اگلا باب ''حسد'' پر ہے۔ مصنف کے مطابق فکرمندی کے بعد اپنی خوشیاں برباد کرنے کے لئے حسد سے زیادہ بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے۔ یہ بیماری نہ صرف عام ہے بلکہ ہر طبقے میں پائی جاتی ہے۔ کسی سیاستدان کے سامنے اسی کی پارٹی کے دوسرے سیاستدان کی تعریف شروع کر دیں یا ایک ماہر آثار قدیمہ کے سامنے کسی اور ماہر کی تعریف کریں تو حسد کا لاوا پھوٹنا شروع ہو جائے گا۔ جب نیوٹن کو شہرت حاصل ہوئی تو اسی دور کے دو اہم سائنسدان ایک دوسرے کو خطوں میں اکثر لکھتے تھے کہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ نیوٹن جیسا ذہین آدمی اب ذہنی توازن کھو بیٹھا ہے۔ یہ حضرات ایک دوسرے کے سامنے مگر مچھ کے آنسو، بہانے میں لذت اس لئے حاصل کر رہے تھے کہ وہ نیوٹن سے حسد کرنے لگے تھے۔ حسد کرنے والا اپنے پاس موجود نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کی بجائے۔ ان چیزوں کی وجہ سے تکلیف اٹھانے لگتا ہے۔ جو دوسروں کے پاس موجود ہیں اور وہ ان سے محروم ہے۔

اب اس کا علاج کیا ہے؟ اس کا علاج اپنے ذہن کو ڈسپلن کا عادی بنانا ہے۔ بے فائدہ سوچوں سے اپنے آپ کو بچائیں آخر خوشیوں سے قابل رشک تو کوئی چیز نہیں۔ آپ اپنی خوشیاں فضول سوچوں پر قربان کیوں کرتے ہیں۔ اگر آپ کو عظمت اور شہرت کی خواہش ہے تو آپ نپولین پر رشک کریں گے۔ اور نپولین بیچارا سیزر پر رشک کرتا تھا اور تاریخ میں آتا ہے کہ سیزر سکندر اعظم پر رشک کرتا تھا اور سکندر اعظم ہرکولیس پر رشک کرتا ہوگا اور ہرکولیس تو ایک افسانوی کردار تھا اس کا کوئی وجود ہی نہیں تھا۔

یہ احساس کہ سب لوگ میرے دشمن ہیں

کتاب کا آٹھواں باب Persecution Mania کے نام سے ہے۔ ہم میں سے بہت سے اسی مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ بہت مرتبہ یہ خیال ہمارے ذہنوں پر حاوی ہو جاتا ہے کہ اگرچہ ہم خود تو بہت اچھے ہیں لیکن ہمارے اردگرد موجود لوگ ہمارے مخالف ہیں یا کم از کم ہمارا اتنا خیال نہیں رکھتے جتنا انہیں رکھنا چاہئے۔ ایسا شخص گھر میں ہوگا تو بیوی اور رشتہ داروں سے شاکی ہوگا۔ دفتر جائے گا تو اپنے ساتھ کام کرنے والوں پر بدگمانی کرے گا کہ وہ اس پر کام کا زیادہ بوجھ ڈالتے ہیں، اس کی قدر نہیں کرتے۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ اگر وہ کسی دو اشخاص کو سر جوڑ کر باتیں کرتا دیکھے تو جھٹ یہ نتیجہ نکال لے کہ ضرور میرے خلاف ہی باتیں کر رہے ہوں گے۔ یہ صاحب جب دوستوں میں بیٹھتے ہیں تو بھی اس وہم میں اپنا جی جلاتے رہتے ہیں ان کے دوست ان کو نظر انداز کر رہے ہیں یا ان سے اچھا سلوک نہیں کر رہے۔ ہم خود تو کبھی نہ کبھی ہر کسی کے متعلق منفی

بات کر جاتے ہیں لیکن اگر ہمیں یہ پتہ چل جائے کہ کسی نے ہمارے متعلق کوئی منفی بات کی ہے تو ہم ہکا بکا رہ جاتے ہیں۔ دل میں اپنے ان فرضی احسانات کو یاد کرنا شروع کر دیتے ہیں جو ہمارے خیال میں ہم نے کبھی اس بات کرنے والے پر کئے تھے۔ اور پھر آخری نتیجہ یہی نکالتے ہیں کہ میں تو بہت اچھا ہوں لیکن باقی ساری دنیا میرے خلاف ہے۔

اب یہ سوال اٹھتا ہے کہ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ ایک وجہ تو یہ ہے کہ ہم اپنی خوبیوں کو محدب عدسے سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر میں ڈرامہ نویس ہوں تو میرا یہ خیال ہوگا کہ یہ بالکل واضح ہے کہ میں اس دور کا بہترین ڈرامہ لکھنے والا ہوں۔ اس کے باوجود اگر میرے لکھے ہوئے کھیل یا تو کوئی سٹیج پر دکھانے کے لئے آمادہ ہی نہیں ہوتا یا اگر سٹیج پر دکھائے بھی جائیں تو کامیاب نہیں ہوتے اور لوگ انہیں پسند نہیں کرتے۔ اب اگر میں اس کی وجہ ڈھونڈھنے کے لئے۔ سوچنا شروع کروں تو فوراً طبیعت اسی خیال کی طرف مائل ہو گی کہ مینیجر، ایکٹر، نقاد سب میرے خلاف متحد ہو گئے ہیں کیونکہ میں دوسروں کی طرح ان کی خوشامد نہیں کرتا۔ حالانکہ ہمیں پہلے یہ سوچنا چاہئے کہ شاید یہ ڈرامے اتنے اچھے نہیں لکھے گئے تھے کہ کامیاب ہو سکتے۔

بقیہ صفحہ 4

مکرم ملک مبارک احمد صاحب (وفات 1979ء) مکرم ملک منصور احمد صاحب (ایڈیشنل سیٹلمنٹ کمشنر ریٹائرڈ مقیم لاہور) مکرم میجر ریٹائرڈ ملک محمود احمد صاحب (وفات 1982ء) مکرم ملک مبشر احمد صاحب (مینیجنگ ڈائریکٹر سیمنٹ فیکٹری لاہور) کرنل ریٹائرڈ مکرم ملک منور احمد صاحب لاہور۔ مکرم پروفیسر ڈاکٹر ملک کرشن احمد صاحب (امریکہ) مکرمہ زاہدہ بیگم صاحبہ مرحومہ مکرمہ راشدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم جری اللہ خان صاحب (ایڈووکیٹ سپریم کورٹ پاکستان، مقیم لاہور) مکرمہ منصورہ بیگم صاحبہ (جرمنی)۔

وفات، جنازہ وتدفین

حضرت ملک غلام فرید صاحب 7 جنوری 1977ء بروز جمعۃ المبارک 79 سال کی عمر میں رحلت فرما کر اپنے مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔ بوقت وفات آپ 8 ٹیمپل روڈ لاہور میں مقیم تھے۔

خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کی وفات پر تذکرہ میں یہ بھی اعلان فرمایا کہ "ملک صاحب مرحوم کی نماز جنازہ عصر کی نماز کے بعد چار بجے بہشتی مقبرہ کے میدان میں پڑھی جائے گی۔ دوستوں کو چاہئے کہ احمدیت کے ایسے بزرگ اور فدائی کی نماز جنازہ میں زیادہ سے زیادہ شامل ہوں۔ جہاں ہمیں اپنے لئے دعا کرنے کا موقعہ ملتا ہے اور جانے والے بھائی کے لئے بھی دعا کا خاص موقع ملتا ہے"۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ کے بعد میت کو کندھا دیا اور پھر تدفین مکمل ہونے تک وہیں موجود رہے اور قبر تیار ہونے پر خود اجتماعی دعا کروائی۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ کے قطعہ رفقاء میں ہوئی۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 34034 میں ممتاز احمد ولد اعجاز احمد قوم راجپوت نوشاہی پیشہ طالب علمی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمدی کالونی عزیز آباد ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 6-1-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ جائیداد فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/700 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ممتاز احمد ولد اعجاز احمد محمدی کالونی عزیز آباد کراچی گواہ شد نمبر 1 محمود احمد مبشر ولد منظور مستجاب احمد عزیز آباد کراچی گواہ شد نمبر 2 چوہدری نذیر احمد ولد شہاب الدین وصیت نمبر 12191

مسل نمبر 34035 میں محمد امین بھٹہ ولد محمد شریف قوم بھٹہ پیشہ ملازمت عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صدر کراچی ضلع ایسٹ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-2-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر 13/17 واقع دارالنصر وسطی ربوہ رقبہ 5 مرلے مالیتی -/100000 روپے۔ شرعی حصہ 2/3۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد امین بھٹہ ولد محمد شریف سیکٹر A-2 صدر کراچی گواہ شد نمبر 1 رشید احمد ولد مختار احمد صدر کراچی گواہ شد نمبر 2 ارفاق احمد ولد چوہدری محمد حسین کوارٹر نمبر 160 یو ایس لائن کراچی

مسل نمبر 34036 میں مقصود احمد منور ولد منظور مستجاب احمد قوم ملھی پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن R811/8 ایف بی ایریا عزیز آباد کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 19-9-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فی الحال جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مقصود احمد منور ولد منظور مستجاب احمد عزیز آباد کراچی گواہ شد نمبر 1 محمود احمد مبشر ولد منظور مستجاب احمد عزیز آباد کراچی گواہ شد نمبر 2 چوہدری نذیر احمد ولد شہاب الدین عزیز آباد کراچی

مسل نمبر 34037 میں عطیۃ الحمید نجم بنت محمد اقبال صاحب قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ساڑھے اٹھارہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غلہ منڈی کنری ضلع میر پور خاص بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-3-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فی الحال جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عطیۃ الحمید نجم بنت محمد اقبال صاحب کنری گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید زاہد وصیت نمبر 30285 گواہ شد نمبر 2 محمد اقبال وصیت نمبر 18636

مسل نمبر 34038 میں طیبہ صدیقہ زوجہ سید محمود احمد قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 32 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ بیت المبارک ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 4-3-2002 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر -/15000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 10 تولے 5 ماشے مالیتی -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ طیبہ صدیقہ زوجہ سید محمود احمد حلقہ بیت المبارک ربوہ گواہ شد نمبر 1 سید محمود احمد ولد سید داؤد مظفر شاہ حلقہ بیت المبارک ربوہ گواہ شد نمبر 2 مرزا فضل احمد ولد مرزا غلام احمد دارالصدر شمالی ربوہ

مسل نمبر 34039 میں چوہدری آصف ادریس ولد چوہدری محمد ظفر ممتاز قوم جٹ پیشہ کاروبار عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 10/11 دارالصدر غربی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-2-2002 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ رہائشی مکان نمبر 11/11+10/11 واقع دارالصدر غربی برقبہ ڈیڑھ کینال مالیتی -/2600000 روپے۔ کا 1/2 1300000 روپے۔ 2۔ شہاب رائس فیکٹری واقع کوٹ امیر شاہ جو کہ 6 ایکڑ ملکیتی کے کچھ حصہ پر بنی ہے بمعہ مشینری باردانہ ٹریکٹر ٹرالی وغیرہ مالیتی -/7000000 روپے کا 1/2 حصہ -/3500000 روپے۔ 3۔ پلاٹ واقع سیکٹر E-12 اسلام آباد رقبہ 70x35 مربع فٹ مالیتی -/400000 روپے کا 1/2 حصہ -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/25000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد آصف ادریس ولد چوہدری محمد ظفر ممتاز دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمود احمد ولد چوہدری محمد اسحٰق 4/5 دارالصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر 2 رانا محمد خان ولد احمد علی خان 46/1 باب الابواب ربوہ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

☆ اللہ تعالیٰ نے مکرم ڈاکٹر کریم احمد شریف صاحب اور مکرمہ ڈاکٹر نصرت شریف صاحبہ نیویارک امریکہ کو اپنے فضل سے مورخہ 22۔اپریل 2002ء بروز سوموار دو بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام ''منیب احمد'' عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم الحاج مولوی محمد شریف صاحب مرحوم واقف زندگی سابق اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ ربوہ کا پوتا، مکرم پروفیسر ڈاکٹر صالح محمد الہ دین صاحب حیدر آباد دکن انڈیا کا نواسہ اور مکرم وسیم احمد ظفر صاحب مربی سلسلہ برازیل کا بھتیجا ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی صحت و سلامتی خادم سلسلہ اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

☆ مکرم محمد نصر اللہ صاحب (نیوز ایجنٹ روزنامہ جنگ) دارالنصر غربی (ب) کی والدہ محترمہ کرم بی بی صاحبہ زوجہ محترم برکت اللہ صاحب مرحوم بعمر قریباً 100 سال مورخہ 23 اپریل 2002ء کو وفات پا گئیں۔ اسی روز بعد نماز عصر بیت المہدی میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد دعا بھی آپ نے ہی کروائی۔ مرحومہ دعا گو، تہجد گزار اور بزرگ خاتون تھیں۔ اپنی یادگار دو بیٹے مکرم محمد نصر اللہ صاحب اور مکرم سعید احمد صاحب خادم بیت اقصیٰ ربوہ ہیں۔ احباب سے مرحومہ کی بلندی درجات اور مغفرت کیلئے درخواست ہے۔

درخواست دعا

☆ محترم صوفی عبدالغفور صاحب پنشنر وقف جدید لکھتے ہیں کہ خاکسار کی بائیں ٹانگ میں درد ہے۔ ربوہ اور فیصل آباد سے علاج کرایا ہے لیکن ابھی تک افاقہ نہیں ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

☆ مکرم مبارک احمد سندھو صاحب دارالصدر غربی ربوہ لکھتے ہیں میری والدہ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمود احمد سندھو صاحب دارالصدر غربی کے گردے کا آپریشن مکرم ڈاکٹر دلی محمد ساغر صاحب نے مریم میڈیکل سنٹر میں کیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں۔

اعلان داخلہ

☆ آغا خان یونیورسٹی کراچی نے ماسٹر آف سائنس ان نرسنگ (M.S.C.N) میں داخلے کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 16 مئی 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 21 اپریل 2002ء۔

☆ یونیورسٹی آف کراچی نے ایک سالہ پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ ان پٹرولیم ٹیکنالوجی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے داخلہ جمع کروانے کی آخری تاریخ 11 مئی 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے ڈان 21 اپریل 2002ء

آرمی میں مستقل کمیشن حاصل کریں

☆ خواہش مند افراد آرمی میں کمیشن حاصل کرنے کیلئے (PMA110 لانگ کورس) اپنی رجسٹریشن قریبی AS+RC میں 2 تا 13 مئی تک کروا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کیلئے جنگ 21 اپریل 2002ء

☆ آرمی جرنل کالج برائے طلباء ایبٹ آباد نے ایف ایس سی پری انجینئرنگ/پری میڈیکل/جنرل گروپ میں محدود سیٹوں پر داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 16 مئی 2002ء ہے مزید معلومات کیلئے جنگ 21 اپریل 2002ء (نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

☆ مکرم ملک منور احمد صاحب صدر حلقہ اسلام آباد گوجرانوالہ اطلاع دیتے ہیں۔ مکرم داؤد احمد سونگی صاحب محلہ اسلام آباد گوجرانوالہ مورخہ 5۔اپریل 2002ء صبح 9-45 بجے ڈیوٹی کے دوران ہارٹ اٹیک کی وجہ سے بعمر 52 سال انتقال کر گئے آپ مکرم نصیر احمد سونگی صاحب کے بڑے بیٹے اور مکرم ماسٹر محمد بخش سونگی صاحب کے پوتے تھے آپ کا جنازہ بیت الذکر گوجرانوالہ میں مکرم مختار احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ شہر وضلع گوجرانوالہ نے نماز عصر کے بعد پڑھایا۔ احمدیہ قبرستان گوجرانوالہ میں تدفین کے بعد مکرم رانا مبارک احمد صاحب محاسب جماعت احمدیہ لاہور نے دعا کروائی، مرحوم نے اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا جمال احمد داؤد سونگی جو کہ ایف۔اے کا طالب علم ہے اور تین بیٹیاں مکرمہ ثوبیہ عارف صاحبہ اہلیہ مکرم عارف قریشی صاحب امریکہ، مکرمہ فریحہ منظور صاحبہ اہلیہ مکرم رانا منظور احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اور مکرمہ ربیعہ داؤد صاحبہ چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ (آمین)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ سوموار	29۔اپریل	زوال آفتاب	1-06
☆ سوموار	29۔اپریل	غروب آفتاب	7-49
☆ منگل	30۔اپریل	طلوع فجر	4-53
☆ منگل	30۔اپریل	طلوع آفتاب	6-22

ریفرنڈم کی اجازت نہیں صدارتی ریفرنڈم آرڈر کے خلاف آئینی پٹیشنوں کی سماعت کے دوران ریمارکس دیتے ہوئے عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس جناب شیخ ریاض احمد نے واضح کیا ہے کہ ظفر علی شاہ کیس میں عدالت نے حکومت کو ریفرنڈم کے انعقاد کی اجازت نہیں دی بلکہ اسے مشروط محدود ضروری اور آئینی حدود وقیود کے اندر رہتے ہوئے بعض ضروری اقدامات کرنے کی اجازت دی تھی۔

حکمران تبدیل ہو سکتے ہیں میری اصلاحات جاری رہیں گی صدر مملکت جنرل مشرف نے کہا ہے کہ پاکستان مضبوط ہوگا تو عوام بھی مضبوط ہوں گے۔ ہماری بقا پاکستان کی بقا سے منسلک ہے۔ صرف ہمارا اتحاد ہی پاکستان کو مضبوط بنا سکتا ہے۔ وہ نوابشاہ میں مختلف مکتبہ فکر کے لوگوں سے خطاب کر رہے تھے۔ صدر نے کہا کہ ہر صوبہ، ضلع اور یونین کونسل پاکستان کا حصہ ہے۔ اسے ہر شعبہ میں اس کا جائز حق ملے گا۔ انہوں نے کہا میں نوابشاہ اس لئے آیا ہوں کہ عوام میں پرانی غلط فہمیاں دور کر سکوں۔ میرے ارادے اور عزائم واضح ہیں۔ میں حکومت کو اس کی حقیقی روح کے مطابق چلانا چاہتا ہوں انہوں نے کہا حکمران تبدیل ہو سکتے ہیں میری اصلاحات جاری رہیں گی۔

ریفرنڈم کا بائیکاٹ نوائے وقت 27 اپریل 2002ء کے مطابق پاکستان کی تمام اہم سیاسی اور دینی جماعتوں اور اکثریت کی نمائندہ تنظیموں نے ریفرنڈم کو غیر آئینی اور غیر جمہوری قرار دیتے ہوئے اس کے مکمل بائیکاٹ اور اس کے خلاف قانونی اور پرامن جدوجہد کے ایجنڈا پر اتفاق کیا ہے کہ اس ریفرنڈم کا مقصد عوام کی خواہشات کے برعکس قومی خزانہ کا بے جا استعمال اور وقت کا ضیاع ہے۔

بھکر بم دھماکہ میں 12 جاں بحق، ہڑتال جلوس بھکر بم دھماکہ میں جاں بحق ہونے والوں کی تعداد 12 ہوگئی ہے۔ جن میں سے بیشتر کو سپرد خاک کر دیا گیا ہے۔ اس افسوسناک واقعہ کے خلاف شہر میں جزوی ہڑتال رہی۔ اہل تشیع کی طرف سے احتجاجی جلوس بھی نکالا گیا۔

فیصل آباد میں 2 بنک ڈکیتیاں فیصل آباد میں دو بینک ڈکیتیوں کے دوران پندرہ لاکھ نقد اور 2 کروڑ کے ٹریولز چیک لوٹ لئے گئے جبکہ ایک گارڈ ہلاک اور دوسرا زخمی ہوگیا۔

مسلم کش فسادات بھارت کے صوبہ گجرات میں جاری مسلم کش فسادات میں مزید چار افراد ہلاک ہو گئے۔ فسادات سوراشٹر کے علاقہ بھاؤنگر تک پھیل گئے ہیں جہاں ایک سائیکل سوار کو چھرا گھونپ دیا گیا ہندو بلوائیوں نے مسلمانوں پر دستی بموں سے حملے کئے اور ان کے متعدد مکانوں اور دکانوں کو نذر آتش کر دیا۔ کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے۔

امریکی فوجی اڈے پر حملہ مشرقی افغانستان میں امریکی فوجی اڈے پر راکٹوں سے حملہ کیا گیا۔ مشرقی علاقے میں امریکی اور اتحادی فوج القاعدہ کے ارکان اور طالبان کو تلاش کر رہے ہیں۔ فوجی ترجمان کے مطابق 7 دیہاتیوں کی نشان دہی پر اسلحہ کا ذخیرہ ملا۔

امریکی محکمہ امیگریشن توڑ دیا گیا امریکی ایوان نمائندگان نے 11 ستمبر کے دہشت گردی کے سانحہ سے قبل مشتبہ دہشت گردوں کا کھوج لگانے میں ناکامی سے ناراض ہو کر محکمہ امیگریشن توڑنے کی منظوری بھی دے دی ہے اور اسے دو محکموں میں تبدیل کرنے کی منظوری دی ہے۔ ایک نیا محکمہ ویزے اور امریکی شہریت کے حقوق کی درخواستوں پر غور کرے گا جبکہ دوسرا محکمہ قوانین کی عمل داری کا ذمہ دار ہوگا۔

اسرائیلی فوج کا قلقلیہ میں آپریشن اسرائیلی فوج نے خود مختار مغربی کنارے کے قصبے قلقلیہ پر حملہ کر کے 20 سے زائد فلسطینیوں کو گرفتار کر لیا۔ رفاہ میں ایک خاتون ہلاک کر دی گئی۔ یہودی فوج 15 آرمڈ گاڑیوں اور 2 ہیلی کاپٹروں کے ذریعے قلقلیہ میں داخل ہوئی۔ نابلوس اور جنین کے علاقوں سے بھی فلسطینیوں کو گرفتار کیا گیا۔ جن میں حماس کے دو سینئر لیڈر بھی شامل ہیں۔

امریکی مفادات سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ عبداللہ نے کہا ہے کہ صدر بش اسرائیلی وزیر اعظم شیرون کو قابو میں رکھیں اگر امریکہ نے اسرائیل کی حمایت جاری رکھی تو مشرق وسطیٰ میں امریکی مفادات خطرے میں پڑ جائیں گے۔ اسرائیلی حمایت عالم عرب میں غصہ پیدا کر سکتی ہے۔ سعودی ولی عہد شہزادہ عبداللہ صدر بش کے ساتھ ملاقات کے بعد مشترکہ کانفرنس کئے بغیر واپس اپنے ملک چلے گئے۔

جرمنی میں سکول کے اندر فائرنگ

مشرقی جرمنی کے ایک سکول میں دو مسلح افراد نے گھس کر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی جس سے 14 اساتذہ سمیت 17 افراد ہلاک ہو گئے حملہ آور بھی مارا گیا- دو طالب علم اور ایک خاتون پولیس اہلکار بھی ہلاک ہونے والوں میں شامل ہے- ہلاک ہونے والا ایک حملہ آور سکول کا سابق طالب علم تھا- جس کو سکول سے نکال دیا گیا تھا دوسرے حملہ آور نے 28 افراد کو ایک کلاس میں بند کر کے یرغمال بنالیا-

پیٹریاٹ سے دو میزائل تباہ کرنیکا تجربہ

امریکہ نے جدید پیٹریاٹ میزائل کا کامیاب تجربہ کیا ہے نیا پیٹریاٹ میزائل پی ایس تھری فضا میں ایک ہی وقت میں دو میزائلوں کو نشانہ بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے-

9 مجاہدین جاں بحق

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے ساتھ جھڑپ میں 9 مجاہدین جاں بحق ہو گئے- مختلف علاقوں میں حملے کر کے مجاہدین نے 12 فوجی ہلاک کر دیئے- مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں میں قتل عام پر وکلاء نے غیر معینہ مدت کیلئے ہڑتال کر دی ہے-

نیپال کے بادشاہ کو ہلاک کرنے کی سازش

نیپال کے بادشاہ شاہ گیننددرا کو بم دھماکے میں ہلاک کرنے کی سازش ناکام ہو گئی ہے- ماؤ باغیوں نے کٹھمنڈو میں امریکی جاپانی اور فرانسیسی سفارت خانوں کے قریب سڑک پر دو بم نصب کر رکھے تھے جہاں سے شاہ نے گزرنا تھا- انکشاف ہونے پر بادشاہ کو واپس محل بھجوادیا گیا-

متحدہ قومی موومنٹ کے دو رہنما قتل

سابق سینیٹر مصطفیٰ کمال رضوی اور سابق ایم این اے ڈاکٹر نشاط ملک کو اس وقت گولیاں مار کر قتل کر دیا گیا جب وہ اپنے گھر واقع ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی جا رہے تھے- دونوں کا تعلق متحدہ قومی موومنٹ سے تھا- ڈی آئی جی کراچی نے واقعہ سے لاعلمی کا اظہار کیا-

جرمن ولو کل ہومیو پیتھک ادویات

جرمن ولو کل ہومیو پیتھک ادویات ’مدر ٹنکچرز‘ پوٹینسیاں ’بائیو کیمک ادویات ’سادہ ٹکیاں‘ گولیاں ’شوگر آف ملک وغیرہ رعائتی قیمتوں پر دستیاب ہیں- نیز 117 ادویات کے جرمن پوٹینسی سے تیار شدہ بریف کیس دستیاب ہیں-

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ- فون 213156

عطایا برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں- لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے- ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں- جملہ نقد عطایا بمد گندم کھاتہ نمبر 4550/3-90 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں-

(صدر کمیٹی امداد مستحقین)

عطیہ خون دے کر دکھی انسانیت کی خدمت کیجیئے

اکسیر پائیوریا

مسوڑوں سے خون اور پیپ کا آنا- دانتوں کا ہلنا دانتوں کی میل ٹھنڈے یا گرم پانی کا لگنا- منہ سے بدبو آنا کے لئے بہت مفید ہے-

تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ

04524-212434 Fax:213966

SHARIF JEWELLERS RABWAH ☎ 212515

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61

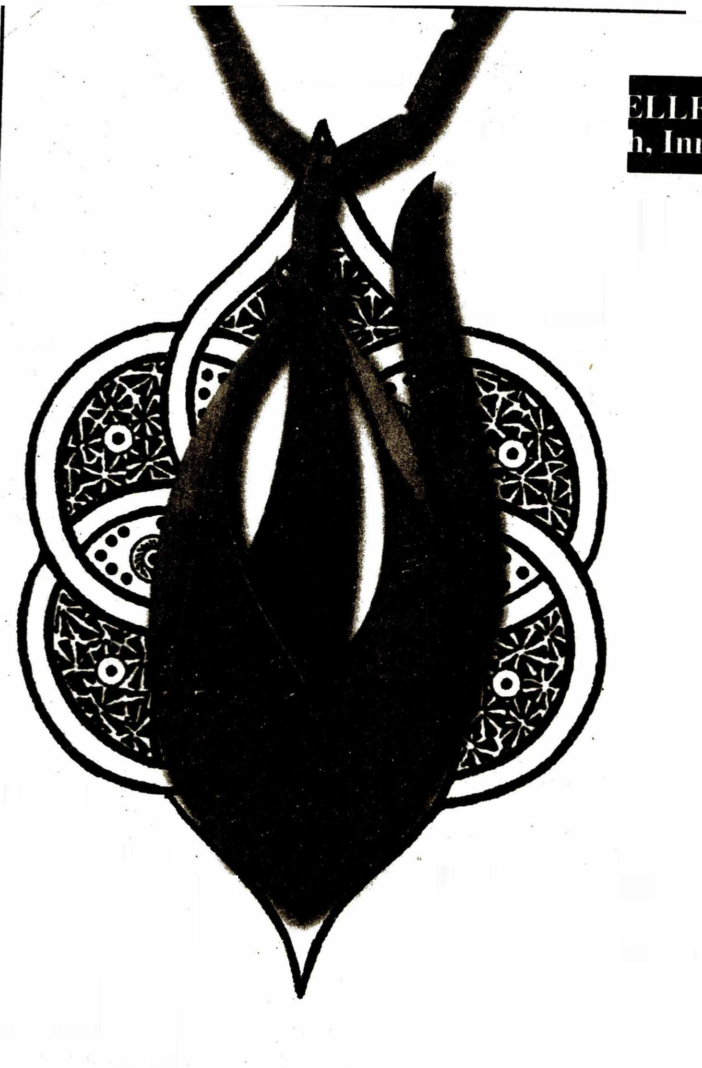

ELLERY THAT STANDS OUT.
h, Innovative. Unique.

Ar-Raheem Jewellers – the shortest distance between you and the finest hand-crafted jewellery in Pakistan.

For you, we have a broad selection of breath-taking designs in pure gold, studded and diamond jewellery. So, whether it's casual jewellery or wedding jewellery you are looking for, we have an exclusive design just for you.

In our latest collection, we have introduced an amazing 22 carat gold pendant. Inspired by Islamic calligraphy, this stunning design has been selected from the World Gold Council's 1999 Zargalli* gold jewellery design contest.

*Zargalli gold jewellery design contest is a promotional property of World Gold Council in Pakistan.

Ar-Raheem

Ar-Raheem Jewellers
Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.
Tel: 6649443, 6647280.

New Ar-Raheem Jewellers
1st Floor, Bhayani Chambers, Khurshid Market, Hyderi, Karachi-74700.Tel: 6640231, 6643442. Fax: 6643299

Ar-Raheem Seven Star Jewellers
Mehran Shopping Centre, Kehkashan, Block 8, Clifton. Karachi. Tel: 5874164, 5874167. Fax: 5874174